جناب تسلیم احمد ایم اے

مرزا محمود اور تحریکِ پاکستان

حال ہی میں قاضی نذیر قادیانی، ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف نے مولانا ابوالحسن ندوی کی کتاب قادیانیت کا ایک بھونڈا اور گھٹیا جواب احمدیت کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس سے قبل لاہوری مرزائی محمد حسن چیمہ نے اسی نوع کا ایک تبصرہ لکھا۔ علمائے کرام ان باتوں کا مسکت دے چکے ہیں۔ ایک بات محل نظر ہے وہ تحریک پاکستان میں مرزا محمود کا کردار ہے۔ مولوی نذیر قادیانی لکھتے ہیں کہ:۔

"مرزا محمود نے پاکستان کے مطالبہ کی تائید کی اور پاکستان کے قیام میں ایسی جد و جہد کی جو وہ نہ کرتے تو پاکستان کا وجود معرض خطر میں پڑ چکا تھا"

تفصیل اس اجمال کی یہ بتائی گئی ہے کہ وزارتی مشن کی ناکامی کے بعد مشن والسرے سے عبوری حکومت بنانے کی سفارش کی۔ کانگرس نے اسمبلی میں شامل ہونا قبول کر لیا لیکن عبوری حکومت کا بائیکاٹ کر دیا۔ وائسرائے نے مسلم لیگ کو حکومت بنانے کی دعوت دینے کے برعکس جواہر لال نہرو کو دعوت دی اور اس پر قائد اعظم نے بطور پروٹسٹ حکومت کا بائیکاٹ کر دیا۔ اس وقت مرزا محمود نے:۔

"اللہ کی ہدایت اور رہنمائی کے بعد محسوس کیا کہ اگر مسلم کی طرف سے بائیکاٹ جاری رہا تو پاکستان معرضِ وجود میں نہیں آ سکتا بلکہ انگریز ہندو کو حکومت دے کر چلا جائے گا۔ لہذا آپ دہلی تشریف لے گئے اور مسلمان لیڈروں اور قائد اعظم کو آمادہ کیا کہ وہ عبوری حکومت میں شامل ہوں ورنہ پاکستان نہیں بن سکے گا،

مسلمان لیڈروں اور قائد اعظم کو اس خطرے کا پورا احساس ہو گیا مگر ان کے لیے یہ دشواری حائل تھی کہ عبوری حکومت کا بائیکاٹ کرنے کے بعد ان کا از خود اس میں شامل ہونا وقار کے خلاف تھا۔ اس پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی کوشش سے وائسرائے سے اعلان کرایا گیا کہ مسلم لیگ کے لیے عبوری حکومت میں شامل ہونے کا اب بھی موقعہ ہے۔ چنانچہ اس اعلان پر مسلم لیگ عبوری حکومت میں شامل ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی، فضل و کرم اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی بروقت کوشش سے پاکستان کی حکومت معرض وجود میں آگئی۔" [1]

اسی کتاب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"جب قائد اعظم محمد علی جناح نے عبوری حکومت میں شامل ہونے سے انکار کر دیا تو اس وقت پاکستان بننے کا خیال موہوم بن کر رہ گیا۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا البشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی خدا تعالیٰ کے ایما پر دہلی میں جا بیٹھے اور نواب بھوپال کی وساطت سے قائد اعظم کو اس بات کا قائل کیا کہ عبوری حکومت میں اپنی پارٹی کو شامل کرنے میں اب وقار سامنے تھا، کیونکہ وہ اس کا بائیکاٹ کر چکے تھے۔ جب قائد اعظم نے اپنی مشکل کا اظہار کیا تو حضرت امام جماعت احمدیہ کی کوشش سے لارڈ مونٹ بیٹن گورنر جنرل ہند سے یہ اعلان کر دایا گیا کہ مسلم لیگ کے لیے اب بھی عبوری حکومت میں شامل ہونے کا راستہ کھلا ہے۔ چونکہ قائد اعظم کو تیار کیا جا چکا تھا۔ اس لیے اس اعلان کے ہوتے ہی قائد اعظم نے مسلم لیگ کو عبوری حکومت میں شامل کر دیا جس کے نتیجہ میں پاکستان وجود میں آگیا۔" [2]

قادیانیوں کا سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ مرزا محمود پاکستان کے حامی تھے۔ آپ کے متعدد خطبات اور منیر انکوائری رپورٹ اس پر شاہد ہے کہ آپ اکھنڈ بھارت کے حامی

---

[1] احمدیت۔ قاضی نذیر قادیانی، دسمبر ۱۹۷۲ء، ص ۱۱۵ [2] ایضاً ص ۳۰۵

تھے۔ اپنی ایک مجلس عرفان میں آپ نے اس کا کھلم کھلا اعلان کیا۔ تحریک پاکستان کے آخری مرحلے تک آپ پاکستان کے مخالف تھے۔ ایسا شخص ایک سال قبل ۱۹۴۷ء میں پاکستان کا حامی کیسے ہو سکتا ہے۔ دوسرے ایسی کوئی تحریر قادیانی پیش نہیں کر سکتے جس میں مرزا محمود نے یہ کہا ہو کہ وہ دلی اس لیے جا رہے ہیں کہ پاکستان کے قیام کے لیے کام کر سکیں یہ بات قاضی نذیر قادیانی کی مرزا محمود کی سامراج نوازی اور پاکستان دشمنی پہ پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کے سوا اور کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔

مرزا محمود ۱۹۴۷ء میں دلی کیوں گئے اور وہاں کیا سازش کی گئی جس پر قادیانی پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان واقعات کو جاننے سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ۱۹۴۶ء ہماری تاریخ کا ایک نازک دور تھا۔ کانگرس اپنی اکثریت کی بنا پر اقتدار پر قابض ہونا چاہتی تھی۔ اس کے مقابلے پر مسلم لیگ اپنی علیحدہ حیثیت منوانے پر مصر تھی۔ ان حالات میں انگریز کے ازلی حاشیہ بردار قادیانیوں کو اپنے مستقبل کے بارے میں تشویش لاحق ہوئی اس وقت کے وائسرائے لارڈ ویول کے پیپرز، ڈائری کے طور پر روزنامہ سن کراچی میں چند اقساط میں شائع ہوئے ہیں۔ کتابی صورت میں بعد میں شائع ہوں گے۔ ویول کی ڈائری کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریز کے وفادار بہت سٹپٹائے ہوئے تھے۔ ۲۰ اگست ۱۹۴۶ء کو نواب چھتاری نے ویول سے ملاقات کے دوران پوچھا۔ کیا وہ (انگریز) اتنی جلدی ہمیں (وفاداروں کو) چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ کیا وہ (انگریز) اور دس سال تک نہیں ٹھہر سکتے؟ ویول اپنی ڈائری میں لکھتا ہے کہ:

> "اسے ان وفاداروں سے ہمدردی ہے لیکن ان میں سے کسی کو ہمت نہیں کہ کانگرس کی کھل کر مخالفت کر سکیں۔"[2]

ان وفادار جماعتوں میں سے سامراج کی ازلی وفادار جماعت قادیانیہ کے خلیفہ مرزا محمود

---

[1] الفضل قادیان، ۱۵ اپریل ۱۹۴۷ء

[2] روزنامہ سن کراچی، ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء

جن کی ۳۲ سال کی انگریز نوازی کے شرمناک کارنامے ان کا عظیم سرمایہ تھے۔ ۲۲ ستمبر کو دلی گئے اس موقع پر ناظر اعلیٰ قادیان نے اعلان کیا۔

"آپ کے سفرِ دہلی کے اغراض کے متعلق بعض افواہیں سننے میں آ رہی ہیں جو درست نہیں۔ اس لیے بذریعہ اعلانِ ہذا احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ سفر کسی لیڈر کی ملاقات کے لیے نہیں ہے بلکہ حالات کے مطالعہ کی غرض سے ہے تاکہ ملک کے موجودہ حالات کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے طریق عمل کے متعلق فیصلہ کیا جا سکے۔" [1]

دلّی میں آپ نے گاندھی، قائد اعظم، نواب چھتاری، نواب بھوپال وغیرہ سے ملاقات کی ان ملاقاتوں کا مقصد یہ تھا کہ قادیانیوں کے حقوق کا تحفظ کیا جا سکے۔ آپ نے ایک خطبہ میں رونا رویا ہے کہ:

"حکومت کا فرض ہے کہ وہ قادیانیوں سے مشورہ لے اور ان کے حقوق کا خیال رکھے۔ پارسی تین لاکھ ہیں۔ ان کا ایک وزیر ہے اور ان کی جماعت کا قانونی وجود مسلّم ہے مگر قادیانیوں کا نہیں۔"

اس کی وجہ وہ خود ہی بتاتے ہیں کہ:

"وہ پورے ہندوستان میں بکھرے ہوئے ہیں۔ اس لیے ان کی آواز کی کوئی قیمت نہیں سمجھی جاتی۔" [2]

تاریخ احمدیت کے بد دیانت مؤرخ دوست محمد قادیانی نے مرزا محمود کا پورا خطبہ نقل کیا ہے لیکن یہ خاص حصہ اڑا دیا ہے تاکہ ان کے مذموم عزائم آشکار نہ ہو سکیں۔ باقی رہا یہ سوال کہ مرزا محمود نے ہندو مسلم سیاسی لیڈروں کو مشورے دیے اور ان کے درمیان مصالحت کرائی تو ان کے اس جھوٹ کے بارے میں اس وقت قادیانیوں نے دبے لفظوں میں آواز اٹھائی۔ مرزا محمود سے

---

[1] الفضل قادیان جلد ۳۴ نمبر ۲۲۲ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۴۶ء

[2] الفضل قادیان مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ء

سوال پوچھا گیا کہ آپ جب ایسے اہم مشن پر گئے ہوئے ہیں۔ مشورے دے رہے ہیں، مصالحتیں کرا رہے ہیں تو ان کا ذکر اخبارات میں کیوں نہیں آتا۔ آپ جواب دیتے ہیں۔

"ہماری جماعت کے بعض ناواقف دوستوں نے لکھا ہے کہ وائسرائے پنڈت جواہر لال نہرو، مسٹر جناح کے مشوروں کا ذکر تو اخباروں میں آتا ہے۔ آپ کا کیوں نہیں آتا؟ انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ وہ تو ان سیاسی جماعتوں کے نمائندے ہیں جنہوں نے باہمی فیصلہ کرنا تھا اور ہم کسی سیاسی جماعت کے نمائندے نہ تھے"[1]

قادیانی فریب کاروں کا جھوٹ اس سے ظاہر ہے کہ مرزا محمود نے اس زمانے میں ایسا کوئی بیان نہیں دیا۔ انہیں یہ کبھی جرأت نہ ہوئی کہ وہ کہیں کہ انہوں نے قائداعظم کو عبوری حکومت میں شامل ہونے کے لیے آمادہ کیا۔ نواب بھوپال کو اس سلسلے میں مشورہ دے کر روانہ کیا اور وائسرائے کو آمادہ کیا کہ وہ اعلان کرے کہ مسلم لیگ کے لیے عبوری حکومت میں شامل ہونے کے لیے ابھی وقت ہے۔ بلکہ قادیانی مؤرخ دوست محمد شاہد نے لکھا ہے کہ مرزا محمود کی وائسرائے سے بالمشافہ گفتگو نہیں۔ انہوں نے دو چٹھیاں لکھیں ایک میں مسلم لیگ سے ہمدردی اور دوسری میں یہ لکھا کہ اگر مسلم لیگ اور کانگرس کی بات چیت ناکام ہوتی نظر آئے تو اسے ناکام قرار نہیں دینا چاہیے بلکہ ملتوی قرار دے کر اس نکتہ کو آزاد پبلک کے سامنے پیش کیا جائے جس کی وجہ سے یہ ناکام ہو رہی ہے[2]

اس لیے یہ بھی جھوٹ ہے کہ مرزا محمود نے وائسرائے سے اعلان کرایا۔ اس کے ثبوت میں کوئی تاریخی شہادت نہیں ملتی بلکہ خود مرزائی مورخ سے اس کی تردید ہوتی ہے۔

قاضی نذیر کی دروغ گوئی اور کذب بیانی اس بات سے ظاہر ہے کہ:

"امام جماعت احمدیہ کی کوشش سے لارڈ مونٹ بیٹن گورنر جنرل ہند سے اعلان کروایا گیا"

---

[1] الفضل قادیان ۱۳ر نومبر ۱۹۴۶ء

[2] مارشل لاء سے مارشل لاء تک، نور احمد ص ۲۴۹

حالانکہ اس وقت وائسرائے ہند لارڈ ویول تھا۔ اس کے بعد لارڈ مونٹ بیٹن آخری وائسرائے کے طور پر برصغیر میں آیا اور بعد میں انڈیا کا گورنر جنرل بنا۔ چونکہ دروغ گو کا حافظہ نہیں ہوتا اس لیے ایسا لکھنا بعید از قیاس نہیں۔

غرضیکہ مرزا محمود قادیانیوں کے حقوق کے تحفظ اور سامراج کے اچانک چلے جانے کی صورت میں جماعت کے مستقبل کے لئے لائحہ عمل مرتب کرنے کے لیے دلی گئے۔ مسلم لیگ اور کانگرس میں نواب بھوپال نے مصالحت کرائی[1] مرزا محمود کو کسی قسم کا کریڈٹ دینا تاریخی ناانصافی ہے۔ یہ بات لغو اور مضحکہ خیز ہے کہ مرزا محمود نے قائداعظم کو عبوری حکومت میں شمولیت کے لیے آمادہ کیا۔ اور اتنی ہی بیہودہ اور لغو یہ بات ہے کہ مرزا محمود نے وائسرائے سے کوئی اعلان کروایا۔

قادیانیوں کو اس فریب کی جرأت اس لیے ہوئی کہ ان کے خیال میں شاید کوئی ان واقعات کی حقیقت کو نہیں جانتا حالانکہ خدا کے فضل و کرم سے ابھی ایسے لوگ بے شمار ہیں جو ان کے دجل و فریب کے پردے کو چاک کر سکتے ہیں ——

علامہ احسان الٰہی ظہیر کی معرکۃ الآرا کتاب

مرزائیت اور اسلام

قادیانیت کے معتقدات اور شخصیات پر اس سے بہترین کتاب ہنوز بازار میں نہیں آئی۔ خوبصورت طباعت ○ عمدہ جلد ○ بہترین گٹ اپ ○ قیمت صرف ۶ روپے

ادارہ ترجمان السنۃ ۷۔ ایبک روڈ انارکلی لاہور

[1] تاریخ احمدیت جلد دہم۔